بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

حقوق انسانی اور بین الاقوامی تشدّد

نائین الیون کے بعد سے بین الاقوامی تشدد میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے‘اس تشدد میں انفرادیت کم اور اجتماعیت زیادہ ہے‘بہت سی اقوام جوتشدد کے خلاف بظاہر متحد ہیں وہی تشدد کا منبع وسرچشمہ بھی ہیں اس تشدد کا رخ بطور خاص اسلامی دنیا کے ممالک کی طرف ہےاور وہی اس کا ہدف اول ہیں......بین الاقوامی تشدد کے لئے ہر ملک میں کرائے کے متشددین بآسانی دستیاب ہوجاتے ہیں اور غیر ملکی سرمایہ کی جھلک ان کے دل ودماغ کو ماؤف کرکے اپنی ہی قوم پرتشدد کا راستہ ان کے لئے آسان بنا دیتی ہے......ان دنوں شاید ہی کوئی اخبار‘رسالہ‘ جریدہ یا چینل ایسا ہو جس پرتشدد کے واقعات شہ سرخیوں کے ساتھ پیش نہ کئے جارہے ہوں......اس تشدد کو بہت پہلے علماء کرام نے محسوس کرلیا تھا انہوں نے تنظیم اسلامی کانفرنس کی بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی کے ایک اجلاس منعقدہ قطر میں غوروخوض کیا اور قرارداد پاس کی کہ:

اسلام انسان کا احترام بحیثیتِ انسان کرتا ہے اور اس کے حقوق کے اثبات اور اس کی حرمتوں کی نگرانی پر توجہ دیتا ہے۔فقہِ اسلامی دنیا کی اولین فقہ ہے جس نے امن و جنگ میں انسانی تعلقات کے سلسلے میں ملکی اور بین الاقوامی قوانین پیش کیے ہیں۔ دہشت گردی سے مراد ظلم وجارحیت کرنا،خوف زدہ کرنا یا دھمکانا ہے،جسمانی طور پر ہو یا معنوی طور پر،اور اس کا صدور ملکوں کی طرف سے ہو یا جماعتوں کی طرف سے یا افراد کی طرف سے،اور اس کا نشانہ ناحق کسی انسان کا مذہب بنے یا اس کی جان، آبرو،عقل یا مال۔اس میں روئے زمین میں فتنہ وفساد کی تمام صورتیں شامل ہیں۔اکیڈمی پرزور طریقے پر یہ بات کہتی ہے کہ اسلامی عقیدہ کی تبلیغ واشاعت کے لیے جہاد اور شہادت، اسی طرح اسلامی عقیدہ اور وطن کی حرمت کا دفاع دہشت گردی نہیں ہے۔بلکہ یہ بنیادی حقوق کا دفاع ہے۔ اسی لیے جن قوموں کو مغلوب کرلیا گیا ہو اور بزورِ قوت ان پر تسلط جمالیا گیا ہو ان کا حق ہے کہ تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لاکر آزادی حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کریں۔مخصوص اصطلاحات مثلاً جہاد، دہشت گردی اور تشدد وغیرہ،جن کا استعمال مختلف ذرائع ابلاغ میں عام ہوگیا ہے،ان کا مفہوم متعین کرنا ایک ناگزیر علمی ضرورت ہے۔ان میں سے کسی اصطلاح کو اس کے مدلول یا معنی مراد سے ہٹا کر دوسرے معنیٰ میں استعمال کرنا جائز نہیں۔

ساتھ ہی کونسل نے درج ذیل سفارشات بھی منظور کیں:

۱۔ اکیڈمی سفارش کرتی ہے کہ معروف قانونی دستاویزات کے مثل بین الاقوامی قوانین

کے بارے میں ایک دستاویز مرتب کی جائے، پھر اس کا مختلف عالمی زبانوں میں ترجمہ کروایا جائے اور اسے یونیورسٹیوں کی لائبریریوں اور اقوام متحدہ کے اداروں میں رکھوا دیا جائے۔ یہ اس کے مقابلے میں بہت زیادہ فائدہ مند ہے کہ ہم زبانی دہراتے رہیں کہ اسلام دہشت گردی کا مخالف ہے۔اس طرح غیر مسلم اسلام کا موقف بہت وضاحت سے جان لیں گے۔

۲۔ اکیڈمی سفارش کرتی ہے کہ اہل علم کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو ایک ایسا اسلامی منشور تیار کرے جس میں غیر مسلموں سے تعلقات کے سلسلے میں اسلامی تصور کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہو۔ اس منشور کا ترجمہ تمام عالمی زبانوں میں کروایا جائے اور مختلف معاصر ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسے عام کیا جائے۔اس طرح اسلام کے بارے میں بہت سے الزامات کا رد کیا جاسکے گا اور غیر مسلموں کے سلسلے میں اسلامی حقائق کی ضاحت کی جاسکے گی۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ مسلم امہ کو دہشت گردی کے حوالہ سے ایک متفقہ موقف تیار کرنا چاہیے اور اقوام عالم کو باور کرانا چاہیے کہ دہشت گردی کے ہر واقعے کو اسلام سے نتھی کرنا بین الاقوامی ناانصافی ہے اور مسلم امہ کو مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ عالمی برادری سے نکل جائے......اگر ایسا ہی ہے تو مسلم امہ کو تنظیم اسلامی کے مردہ گھوڑے میں جان ڈالنے کے لئے اپنی جدوجہد تیز کرنی چاہیے تاکہ اقوام عالم میں عزت وقار سے رہا اور جیا جاسکے۔اور اگر یہ مردہ گھوڑا کسی صورت انگڑائی لینے کے لئے تیار نہ ہو تو ترکی کے زیر قیادت نئی تنظیم تشکیل دی جائے اور اس میں تمام اسلامی ملکوں کو شامل کرکے منظم کیا جائے......

راولپنڈی میں مجلہ فقہ اسلامی ملنے کا پتہ

حضرت علامہ خان محمد قادری صاحب

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم

ڈی بلاک۔سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

فون : 0300-5104690

☆مامضی فات،وما ذهب مات،فلا تفكر فيما مضى،فقد ذهب وانقضى.☆